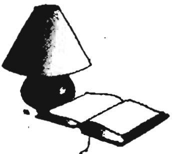

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

سید عطاء المحسن بخاری

کتاب: مشکلات القرآن   تصنیف: محدثِ کبیر امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری
صفحات: ۲۷۸   قیمت: درج نہیں

سند المحدثین امام ائمہ الحنفیہ، محدث کبیر محمد انور شاہ کشمیری قدس اللہ سرہ بہت سی صدیوں پر محیط شخصیت کے مالک تھے۔ آپ اس صدی میں اللہ کی نشانیوں میں سے ایک بہت بڑی نشانی تھے۔ یہ واحد شخص ہیں جنہوں نے امام ابو حنفیہ رحمہ اللہ کی تدوین فقہ اسلامی پر تیس برس تک عرق ریزی کی اور اس محنت شاقہ کے بعد معترض علماء کے تمام تر اعتراضات کا مسکت جواب دیا۔ حضرت والد ماجد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ قبرہ فرمایا کرتے تھے

"اگر اسلام میں کوئی کجی ہوتی تو انور شاہ کبھی مسلمان نہ ہوتے"

اور ایک دفعہ فرمایا

"صحابہ کا قافلہ جارہا تھا کہ انور شاہ پیچھے رہ گئے۔" (رحمہما اللہ رحمۃ واسعۃ)

حضرت الامام کشمیری رحمہ اللہ کی علوم پر بہت گہری نظر تھی۔ آپ نے تمام علوم پر علم قرآن و حدیث کو ترجیح دیکر اپنی تمام توجہ انہی پر مرکوز کر دی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے شاگرد اکثر و بیشتر محدث و مفسر ہیں۔ مثلاً مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا محمد احمد رضا بجنوری، مولانا محمد یوسف بنوری (رحمہم اللہ و کثر اللہ امثالہم و متعنا اللہ بعیوبہم و مساعیہم) یہ اعاظم امت اپنے استاذ جلیل کا پرتو ہیں۔

"مشکلات القرآن" حضرت انور شاہ کی قرآنی بصیرت کا جیتا جاگتا مرقع ہے مگر مشکل یہ تھی کہ ان مشکلات القرآن کا پڑھنا اور سمجھنا ہم ایسوں کے لئے دو بھر تھا۔ اللہ تعالیٰ مولانا محمد احمد رضا بجنوری کو اجر عظیم عطا فرمائے کہ انہوں نے حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی مشکلات کو آسانیوں میں ملبوس کر دیا اور تمام حوالہ جات کو متن کے حواشی میں زینت بخش دی اور یہ اس لئے بھی مستند ہے کہ اسمیں مولانا بجنوری نے براہ راست اپنے شیخ کی مسموعات کا حظ وافر سمو دیا ہے۔ جس سے شیخ کے وارفتگان مکمل فیض حاصل کر سکتے ہیں۔ اسمیں حیات مسیح، ختم نبوت، دولت مندوں کے رویے، سیدنا عمر کا " کی لایکون الفیء الا استدلال اور مفتوحہ زمینوں سے اسلامی احکام وغیرہ اور بہت سے مسائل کا احاطہ و وضاحت ہو گئی ہے اور یہ کتاب مقدس

علماء کی لائبریریوں کا زیور ہے۔ جس مولوی کے پاس یہ کتاب نہیں وہ مولوی بہت سی گتھیوں کو قطعاً نہیں سلجھا سکے گا!

کتاب کے شروع میں سماحۃ الشیخ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کا مقدمہ جو بنیادی طور پر تفسیر قرآن کے قواعد و ضوابط، اس کے محاسن و مراتب پر مشتمل ہے بہت ہی مفید و نفع بخش ہے مگر حضرت مرحوم و مغفور نے مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ کے ساتھ سخت ناانصافی کی ہے اور ان کے مرنے کے بعد انہیں ناروا رویے کا مستحق سمجھا۔ حالانکہ مولانا اس زمانے میں دلی میں موجود تھے جب مولانا آزاد رحمہ اللہ و غفرلہ نے ترجمان القرآن لکھی اور چھپوائی۔ ان کے بیان کردہ مطالب و مفاہیم کو مولانا بنوری انہی سے پوچھ لیتے تو دوسرے سیکڑوں علماء کی طرح ان کے اوہام ساترہ بھی وضاحتوں کے نور سے جلا پاتے مگر افسوس کہ مولانا بنوری کو یہ نہ سوجھی اور وہ "صاحب البیت ادریٰ بما فیہ" کے کلیے پر عمل نہ کرسکے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ان دونوں بزرگوں کی کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں کی وسیع چادر میں لپیٹ دے۔

حضرت الامام کشمیری رحمہ اللہ کی یہ علمی یادگار، ادارہ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان نے باہتمام خاص شائع کر کے واقعی قرآن کی خدمت سرانجام دی ہے۔

ذوقِ فروغِ عربی

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اَحِبّوا العَربَ لِثلاث لانی عربی والقرآن عربی ولسان اوکلام اهل الجنة عربی (رواہ البیهقی فی شعب الایمان ، مشکوٰۃ المصابیح ج۲ ، ص ۵۵۲)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم عربی زبان کو تین وجوہ سے محبوب رکھو اس لئے کہ

میں عربی ہوں

قرآن کریم عربی میں ہے

اہلِ جنت کی زبان و کلام بھی عربی ہے۔

لہٰذا عربی پڑھو، عربی بولو، قرآن سمجھو، اپنے بچوں کو عربی پڑھاؤ، تحریر و تقریر میں بین الاسلامی زبان "عربی" کو فروغ دو۔

مرسلہ ________

قاری عبداللطیف مدنی واولادہ (مدرس مسجد نبوی مدینہ منورہ)